عکس بنی بر نسخۂ خطی مخزونہ در کتاب خانۂ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پاکستان

764

رشحاتِ عنبریہ

المعنی

احوال و مقامات حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (ف ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء)

تالیف

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی

تحقیق و تعلیق

محمد اقبال مجددی

دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شرقپور شریف۔ ضلع شیخوپورہ

یطلب من المکتبۃ ایشیق بشارع دار الشفقۃ بفاتح ۷۲ نمر

Marfat.com

53475

کتاب ——— رشحاتِ عنبریہ

مولف ——— حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی (۱۳۰۱ھ)

تحقیق و تعلیق ——— محمد اقبال مجددی

طبع اوّل ——— ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء

تعداد ——— ایک ہزار

ہدیہ ——— دعائے خیر بحق ناشرین

طابع ضیا شاہد، مطبع: مزمل پرنٹرز ۹، سرکلر روڈ۔ لاہور

تشکر

یہ کتابچہ حضرت صاحبزادہ الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ کے مالی تعاون سے شائع ہو رہا ہے۔ جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

ملنے

دار المبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شرقپور شریف۔ ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

یطلب من المکتبۃ ایشیق بشارع دار الشفقۃ بشارع ۷۲ نمرہ

استانبول۔ ترکیۃ

۲۔ مکتبہ سراجیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ۔ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسمٰعیل خان

Marfat.com

مُقدمہ

پاکستان و ہند کے سوانحی ادب میں سلسلۂ نقشبندیہ کی اہم خدمات ہیں۔ تصنیفی اعتبار سے اس سلسلہ طریقت کو دیگر سلاسل پر ترجیح حاصل ہے۔ خصوصًا تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری میں اس سلسلہ مبارکہ کے سوانحی ادب میں خاصا اضافہ ہُوا ہے۔ اس دور کے تقریبًا ستر توصرف تذکرے ہی ہماری نظر سے گذرے ہیں۔

اس وقت فقط کتاب حاضر کے صاحب سوانح حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء) اور آپ کے متعلقین کے احوال کے مآخذ کی مجمل فہرست کے بعد ہی ہم رسالہ حاضر کا تعارف کروا سکتے ہیں۔

(۱) ۱۲۳۷ھ/۱۸۲۱ء شاہ غلام علی دہلوی، حضرت: کمالات مظہری

(۲) ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۶ء رؤف احمد مجددی: جواہر علویہ

(۳) ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء محمد بن عبداللہ خالدی: البہجۃ السنیہ

(۴) ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۲ء عبدالغنی محدث شاہ: تکملہ مقامات مظہری

(۵) ۱۲۷۷ھ/۱۸۵۲ء دوست محمد حاجی خواجہ {تحفہ زواریہ مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید}

(۶) ۱۲۷۷ھ رشحات عنبریہ کتاب حاضر

(۷) ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء محمد مظہر مجددی: مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ

(۸) ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء محمد عمر مجددی: انساب الطاہرین۔

(۹) ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء محمد عادل کاکڑی: مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ

(۱۰) ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء معزالدین بن عبدالکریم: مجموعہ فضائل الباری فی مناقب دوست محمد

Marfat.com

(۱۱) امان اللہ ملا : مناقب حضرت شاہ احمد سعید (فارسی نظم)

(۱۲) ۱۲۸۶ھ/۱۳۰۶ھ محمد محبوب علی : خلوت در انجمن

(۱۳) ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء محمد حسن کرنپوری : ملفوظات حضرت مولوی غلام نبی للّٰہی رح

(۱۴) ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

(۱۵) ۱۳۰۱ھ/۱۲۹۸ھ نامعلوم : سیر الکاملین

(۱۶) ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء عبدالمجید خالدی : الحدائق الوردیہ فی اجلاء النقشبندیہ

(۱۷) ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء محمد مراد قزانی : نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات [تکملہ رشحات عین الحیات کاشفی]

(۱۸) ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء ابوالحسن نقشبندی : مقامات گل محمدیہ فی احوال مشائخ نقشبندیہ

(۱۹) ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء محمد معصوم شاہ : ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین

(۲۰) ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء احمد ابوالخیر مکی : ہدیۂ احمدیہ

(۲۱) ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء عبدالمجید خانی خالدی : السعادۃ الابدیہ

(۲۲) ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء اکبر علی نقشبندی : فوائد عثمانیہ [ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ محمد عثمان رح دامانی ف ۱۳۱۴ھ

(۲۳) ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء عبداللہ شاہ ابوالحسنات : گلزار اولیاء

(۲۴) ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء محمد حسن مجددی : انساب الانجاب

(۲۵) ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء زید ابوالحسن فاروقی : مقامات خیر

یہ چند بنیادی مآخذ ہیں، جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے حوالہ سے اکثر کتب میں آپ کا ذکر خیر آتا ہے۔

مذکورہ مآخذ میں شمارہ ۱، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۵ غیر مطبوعہ ہیں باقی سب چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں مآخذ میں سے نمبر چھ کا مختصر تعارف ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

رشحات عنبریہ

یہ حضرت شاہ احمد سعید مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ محمد مظہر مجدّدی دہلوی ثم مکی (۱۳۰۱ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کی زبان عربی نثر و نظم ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالعہ کے فوراً بعد جو سوال ذہن میں ابھرتا ہے وہ یہ کہ جب انہیں مصنف کی اسی موضوع پر مفصل کتاب مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں موجود ہے تو اس مختصر رسالہ کی تالیف کی کیا ضرورت تھی ؟

مناقب احمدیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انہیں مصنف نے حضرت کے حالات پر ایک عربی رسالہ مناقب صغریٰ تالیف کیا تھا جس سے مراد یہی پیش نظر رسالہ رشحاتِ عنبریہ ہی ہے کیونکہ مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ اور رسالہ حاضر کے تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کچھ اقتباسات مناقب احمدیہ میں پائے جاتے ہیں[1] اس کے عربی ترجمہ میں اسی رشحات عنبریہ کو المناقب الصغریٰ" کہا گیا ہے[2]۔ گویا یہ رسالہ مناقب احمدیہ کی تالیف ۱۲۸۱ھ سے قبل وجود میں آچکا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اہل عرب کو اس عظیم شخصیت سے متعارف کروانے کے لئے عربی میں ایک رسالہ لکھنے کی ضرورت محسوس کی گئی تو آپ نے عربی زبان میں نہایت فصیح و بلیغ و مسجع انداز میں یہ رسالہ حاضر تحریر فرمایا۔ گویا رشحات عنبریہ کا سال تالیف ۱۲۷۷ھ ہے۔

اگرچہ مؤلف نے اس رسالہ کا نام وضاحت سے نہیں لکھا لیکن فقرۂ ذیل اما بعد فھور شحاتٌ عنبریۃ یتعطر بھا حواس السامعین ورائحات مِسکیّۃٌ اَذْ فرِیّۃ (ورق ۲ ب) سے قیاس کر کے ہم نے اس کا نام رشحات عنبریہ تجویز کر لیا ہے۔ مؤلف نے رسالہ کے متن میں اپنا نام نہیں لکھا لیکن دیباچہ

Marfat.com

میں صاف بتایا ہے کہ یہ رسالہ میرے والد حضرت شاہ احمد سعید کے حالات پر مشتمل ہے لیکن رسالہ کے خاتمہ میں اپنا نام واضح طور پر بتایا ہے۔ اس رسالہ کے کاتب کے ترقیمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مدینہ منوّرہ ہی میں تالیف ہوا اور وہیں سے حضرت مؤلف نے خود اپنے دستِ مبارک سے کتابت کر کے حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے خلیفہ اوّل حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہما کے مطالعہ کے لئے موسیٰ زئی شریف ارسال فرمایا (ورق ۱۳ ب) خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے اس متبرک خطی نسخے کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔ اس نسخے کی دریافت کا سہرا خانقاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سراجی مجددی مدظلہ کے صاحبزادہ جناب محمد سعد سراجی ملقب بہ مرشد بابا مدظلہ کے سر ہے جنہوں نے اس گوہر نایاب کی نشاندہی فرمائی اور عکس برداری کے لئے نسخہ عنایت کیا۔

مؤلف

رسالہ رشحاتِ عنبریہ کے مولف حضرت شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم مدنی ہیں۔ آپ صاحبِ سوانح حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ کے صاحبزادے اور ذی علم مصنف تھے۔ آپ کا فیضان نہ صرف پاکستان و ہندوستان بلکہ عالم اسلام میں خاصا پھیلا ہے۔ حضرت مولف نے اپنے حالات اپنی سب سے مشہور تالیف مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ میں خود تحریر کئے ہیں۔ بعد کے تذکرہ نویسوں نے انہیں کے اعادہ پر اکتفا کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"میری ولادت ۳ جمادی الاولیٰ کو ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء میں خانقاہ شریف دہلی میں ہوئی میرے والد حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمہارے دادا جو کہ صحیح کشف رکھتے تھے۔ تمہارے حق میں عظیم بشارات دیں اور تمہارا نام مظہر محمد اور تاریخ ولادت مظاہر محمدی فرمائی۔ میں نے نو سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر کے اپنے والد بزرگوار سے اکثر دینی

Marfat.com

سرفراز فرمایا اور مراقبۂ احدیت کی تلقین کی۔ سنِ بلوغت کے قریب تھا کہ باطن کی دائمی نگرانی جو کہ دوامِ حضور کے مبادیات میں سے ہے پر فائز کیا اور شرح ملا جامی (در علم نحو) کی تعلیم دی۔ اس طرح بائیس سالہ عمر میں مجھے ظاہری اور باطنی علم سے فارغ کر کے اجازتِ مطلقہ دی اور مریدین کو توجہ دلانا شروع کی اور چند احباب میرے حوالہ کئے اور کتب تصوّف خصوصاً مکتوباتِ حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرّہ کمال تحقیق و تدقیق کے ساتھ دوبار پڑھائے۔

سرہند شریف کی حاضری کے بعد والدین کی اجازت سے حرمین الشریفین کی زیارت کے لئے روانہ ہوا اور عرصہ کے بعد واپس آیا۔ اس دوران حضرت والد نے بہت سے گرامی نامے مجھے لکھے اور میں نے بھی مکشوفاتِ حرمین پر بہت سے عریضے حضرت کی خدمت میں ارسال کئے"[1]

جن میں مولف نے دس خطوط اپنی کتاب مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ میں نقل کئے ہیں[2]

اپنے والد بزرگوار کے علاوہ ابتدائی کتب آپ نے مولوی حبیب اللہ سے اور صحاح ستہ اپنے عم اکبر حضرت شاہ عبدالغنی مجددی[3] سے بالاستیعاب پڑھیں[4]

---

[1] شاہ محمد مظہر، مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ۔ مطبوعہ افضل المطابع دہلی ۱۲۸۲ھ ص ۲۶۱ ملخصاً

[2] ایضاً ص ۲۶۱ - ۲۷۶

[3] حضرت شاہ عبدالغنی مجددی (۱۳۳۴ھ - ۱۲۹۶ھ / ۱۸۱۹ء - ۱۸۷۸ء) بن حضرت شاہ ابوسعید مجددی، حضرت شاہ محمد اسحٰق کے شاگرد اور حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ تھے۔ حرمین الشریفین میں انہیں بہت مقبولیت ہوئی۔ حضرت شاہ احمد سعید کے ساتھ آپ بھی ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء میں حرمین الشریفین کو ہجرت کی۔ حاشیہ سنن ابن ماجہ (انجاح الحاجہ) تکملہ مقاماتِ مظہری، تحفۂ تیموریہ، شفاء السائل، اردو ترجمہ نصاب الاحتساب اور تبریز المکنونات فی تخریج احادیث المکتوبات آپ کی تصانیف سے ہیں تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو مقامات خرمد ۷۴ - ۸۱

Marfat.com

اپنے والد کے ہمراہ ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۷ء میں حرمین الشریفین کو آپ نے بھی ہجرت کی اور مدینہ منورہ میں وہیں مقیم ہو گئے آپ نے مدینہ منورہ میں سہ منزلہ نہایت عمدہ رباط ۱۲۹۰ھ میں بنائی حضرت شاہ محمد عمر بن حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے اس کی تاریخ کہی ؎

چوں اَخ کامل محمد مظہر عالی ہمم ساخت خوش بنیاد زیبا خانقاہ احمدی
سال تاریخش دعائیہ عمر گفت۔ اے الٰہ تا ابد آباد بادا خانقاہ احمدی

یہ خانقاہ رباط مظہر کے نام سے مشہور ہے اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے قریب واقع ہے حضرت شاہ محمد مظہرؒ نے دوشنبہ ۱۱ محرم ۱۳۰۱ھ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں قبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب مدفون ہیں۔ آپ کے دس صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔

تالیفات

حضرت شاہ محمد مظہر کی کئی تالیفات یادگار ہیں۔ ابھی تک آپ کی تمام تالیفات منظر عام پر نہیں آئی ہیں۔ صرف مفصلہ ذیل کا ہمیں علم ہے۔

(۱) رشحات العنبریہ (رسالہ حاضر)

(۲) مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ تکمیل بسال ۱۲۸۱ھ مطبوعہ اکمل المطابع دہلی ۱۲۸۲ھ

(۳) المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ۔ عربی ترجمہ کتاب مذکور مطبوعہ قزان ۱۸۹۶ء

(۴) الدر المنظم فی القیام تجاۃ القبر المکرم باسم تاریخی الدر المنظم ۱۲۹۶ھ
یہ رسالہ مع شرح مسمیٰ بہ السلک المنظم از سید محمود مدراسی۔ مطبع احسن المطابع مدراس سے ۱۳۲۴ھ میں چھپ چکا ہے [1]

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ رسالہ ہذا تحت عنوان "خود نوشت حالات مولف"

Marfat.com

فتوح الاوراد

فتوح
الاوراد

قیمت

یکی ۱/-

فتوح الاوراد استملک الفقیر اضعف عباد
اللہ الاکبر محمد مظہر ابن شیخ احمد سعید رزقہما
سبحانہ رضوانہ الحمید تاکرت اداالتزمہا
فی حضرۃ الدلیل موفقہ لتلبیۃ النعی تعالی وتقدس

Marfat.com

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ

رسالہ رشحات العنبریہ کا موضوع حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے حالات و کمالات ہے۔ اسلئے صاحب سوانح کا مختصر تعارف اردو میں لازم ہے۔

آپ حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں۔ اسم گرامی احمد سعید اور کنیت ابوالمکارم ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ (ف ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء) کی اولاد مبارک سے تھے[1] یکم ربیع الاخریٰ ۱۲۱۷ھ / ۳۱ جولائی ۱۸۰۲ء کو ریاست رام پور میں پیدا ہوئے اور وفات ظہر و عصر کے مابین بروز سہ شنبہ ۲ ربیع الاوّل ۱۲۷۷ھ/ ۱۸ ستمبر ۱۸۶۰ء مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گنبد سے متصل جانب قبلہ سپرد خاک ہوئے۔ آپ کی عمر ۵۹ سال تھی۔ قرآن پاک کے حافظ تھے۔

جب آپ کے والدِ ماجد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ سے بیعت ہونے کے لئے دہلی گئے تو آپ بھی ان کے ساتھ تھے اور حضرت شاہ صاحب سے بیعت ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر دس سال پوری نہیں ہوئی تھی شاہ صاحب آپ پر نہایت مہربان تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے لوگوں سے ایک بچہ طلب کیا کسی نے نہیں دیا ابو سعید نے میری طلب پوری کردی اور اپنا بیٹا مجھے دے دیا۔

حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے حضرت شاہ غلام علیؒ سے کتب تصوّف سبقاً پڑھی تھیں اور مروجہ علوم کی تحصیل مفتی شرف الدین شاہ سراج احمد مجددی، مولوی محمد اشرف اور مولوی نور سے کی۔

حضرات مجدّدیہ کا سلوک اوّل سے آخر تک حضرت شاہ صاحب سے حاصل کیا اور شاہ صاحب ہی نے آپ کو خلعت عطا کی۔ لیکن چونکہ آپ نے جمیع مقامات میں اپنے والد بزرگوار سے بھی توجہات لیں اس لئے شجرہ میں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی بھی لیا جاتا ہے،

Marfat.com

حضرت شاہ غلام علی نے اپنے ایک رسالہ کمالات مظہری تالیف ۱۲۳۷ھ میں شاہ احمد سعید کے بارے میں لکھا ہے۔

"حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابوسعید بہ علم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفہ قریب است بہ والد ماجد خود"

۱۲۴۹ھ میں آپ کے والد بزرگ جب حج کے لئے روانہ ہوئے تو خانقاہ شریف آپ کے حوالے کی جہاں آپ نے طالبانِ حق کو چوبیس سال سات ماہ تک فیضیاب کیا[1]

۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بے شمار علماء و مشائخ نے بلاد اسلامیہ کی طرف ہجرت کی۔ ان میں حضرت شاہ احمد سعیدؒ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔

اُن انتہائی خراب حالات میں بھی آپ چار ماہ تک کامل استقامت کے ساتھ دہلی میں مقیم رہے۔ جب کوئی آپ سے ہجرت کے لئے کہتا تو آپ فرماتے کہ ہم اپنے مشائخ کرام کی اجازت کے بغیر شہر سے باہر نہیں جا سکتے۔ ان حالات میں آپ خود مع فرزندان و مریدین، سراج الدین محمد ابوظفر بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے اور کتاب و سنت کے موافق بادشاہ کی فہمائش کی[2] ہندوستان کے مقتدر علماء نے اس وقت جہاد کا فتویٰ جاری کیا۔ اس فتویٰ کے اولیں محرک اور دستخط کنندہ آپ ہی تھے کہ "ان حالات میں جبکہ انگریز دہلی پر چڑھ آئے ہیں اور مسلمانوں کی جان و مال خطرہ میں ہے۔ اس صورت میں مسلمانوں پر جہاد فرض ہے یا نہیں"؟

جہاد کا دہلی میں سب سے پہلے حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے ہی چرچا کیا اور فتویٰ جہاد پر اپنے دستخط ثبت کئے[3]

---

[1] حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے یہ حالات مولف رسالہ ہذا کی دوسری تالیف مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ اور مولانا زید ابوالحسن فاروقی کی کتاب مقاماتِ خیر، ص ۸۲ - ۹۲ سے ملخصاً ماخوذ ہیں۔

[2] محمد معصوم شاہ : ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۲۳

[3] تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو عبداللطیف: روزنامچہ ۱۸۵۷ء مرتبہ خلیق احمد نظامی ص ۸۸، کمال الدین حیدر: قیصر التواریخ ۲/۵۴

Marfat.com

آخر استخارۂ مسنونہ کے بعد آپ مع اہل وعیال حرمین الشریفین کی طرف ہجرت کے لئے روانہ ہوئے اور راستے کے بے شمار مصائب کے باوجود آپ اپنے خلیفۂ نامدار حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری[1] رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان کی خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان تشریف لے گئے۔ حضرت حاجی صاحب نے نہایت تپاک سے خیر مقدم کیا۔

حضرت شاہ احمد سعید نے اپنے مریدین اور خانقاہ دہلی حضرت حاجی دوست محمد رح کے سپرد کی اور اپنے دستِ خاص سے یہ تحریر حاجی صاحب کو عنایت کی۔

---

[1] حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۸۴ھ ۱۸۶۷ء) حضرت شاہ ابو سعید مجددی رح کے مرید اور حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے مشہور ترین خلفاء میں سے تھے۔ پاکستان و ہند، خراسان عربستان اور ترکی کے بہت سے طالبانِ حق ان کے دست حق پرست پر بیعت کر کے خادمانِ خدا میں شامل ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب کی کئی مقامات پر خانقاہیں تھیں لیکن آپ کا زیادہ قیام موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پاکستان میں ہوتا تھا۔ وصال کے بعد آپ اسی خاک پاک میں دفن ہوئے حضرت حاجی صاحب کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہٗ (متوفی ۱۳۱۴ھ) ان کے بعد حضرت خواجہ مولانا سراج الدین قدس سرہٗ (ف ۱۳۳۳ھ) اور ان کے بعد حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہٗ (ف ۱۹۵۷ء) اور آپ کے وصال کے بعد اب حضرت مولانا خواجہ محمد اسمٰعیل مدظلہ خانقاہ شریفہ کے سجادہ نشین ہیں۔ موصوف ذی علم، نہایت متقی اور پابند شرع شیخ طریقت ہیں۔ حضرت کے چار صاحبزادے بھی نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ راقم الحروف کے ان صاحبزادگان میں سے جناب محمد سعید سراجی ملقب بہ مرشد یا مدظلہ سے بہت اچھے مراسم ہیں موصوف خانقاہ احمد سعیدیہ کے کتب خانہ کی نہایت اچھے طریقے سے حفاظت کر رہے ہیں۔ رسالۂ حاضر نفحات العنبریہ صاحبزادۂ موصوف ہی کی مہربانی سے یہیں دستیاب ہوا ہے۔ موصوف نے اپنے سلسلہ کی کتابیں شائع کرنے کے لئے ایک ادارۂ نشر و اشاعت بھی مکتبہ سراجیہ کے نام سے موسیٰ زئی شریف ہی میں قائم کیا ہے کئی قابل قدر کتب شائع کی ہیں۔ خانقاہ احمدیہ موسیٰ زئی شریف کے بزرگانِ کرام کے حالات کیلئے

Marfat.com

..... مریدان خود کہ در ہندوستان و خراسان سکونت میدارند کہ بجائے من مقبول بارگاہ احد حاجی دوست محمد صاحب را کہ خلیفہ من اند بدانند و توجہات از ایشان گرفتہ باشند.....
و بہ ضمنیت خویش ہم ایشاں را مخصوص گردانیدند و خانقاہ و مکاناتِ محل سرائے خود و تسبیح خانہ حوالہ کہ ایشان نمودند"[1]

حضرت حاجی صاحب نے اپنے خلیفہ مولوی رحیم بخش اجمیری ہر صوری (ف ۱۲۸۳ھ) کو اسی وقت حضرت شاہ احمد سعید کی موجودگی میں انہیں خانقاہ شریف (دہلی) جانے کا حکم دیا۔ وہ اسی وقت روانہ ہو گئے

چنانچہ حضرت شاہ احمد سعید کا جہاز آخر شوال میں جدہ پہنچا آپ نے ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۸ء کا حج ادا کیا اور ربیع الاول ۱۲۷۵ھ کو مدینہ منورہ میں حاضری دی۔

آپ کی اولاد میں چار صاحبزادے عبدالرشید، عبدالحمید، محمد عمر، محمد مظہر [مولف رسالہ ہذا] اور ایک صاحبزادی روشن آراء تھیں۔

آپ کے خلفاء میں سے حضرت شاہ محمد مظہر نے مناقب احمدیہ میں اسّی حضرات کے نام لکھے ہیں۔ انساب الطاہرین میں حضرت شاہ محمد عمر نے لکھا ہے کہ سینکڑوں افراد آپ سے اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔

آپ کے علم ظاہری کے تلامذہ کا ذکر کرتے ہوئے صاحب سیر الکاملین نے لکھا ہے:

بسیارے از علماء زمان شاگرد حضرت ایشان بودند مثل مولوی عبدالقیوم بن مولوی عبدالحئی و مولانا محمد نواب و مولوی احمد علی سہارنپوری محدث و مولوی ارشاد حسین مجددی و مولوی فیض الحسن سہارنپوری و مولوی عبدالعلی بن قاری ہاشم وغیرہم[2]

---

[1] محمد مظہر: مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ص ۲۴۰-۲۴۱

[2] ایضاً ص ۲۴۲

Marfat.com

حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی تصانیف میں پانچ رسائل ہیں یعنی

۱ : سعید البیان فی مولد سیّد الانس والجان (اردو) مطبوعہ

۲ : الذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف (فارسی)

۳ : اثبات المولد والقیام (عربی)

۴ : الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ (فارسی)

۵ : انہار اربعہ (فارسی) مطبوعہ

۶ : تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ المسائل الاربعین (فارسی) مطبوعہ

۷ : مکتوبات ۔ آپ کے تمام مکاتیب تاحال جمع نہیں کیے گئے۔ صرف ایک سو سینتیس (۱۳۷) مکاتیب آپ کے خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری نے جمع کیے۔ جنہیں جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب نے تحفہ زواریہ کے نام سے ۱۳۷۳ھ میں کراچی سے شائع کیا۔

۸ : فتاویٰ ۔ آپ احیاناً فتویٰ بھی دیتے تھے لیکن کسی نے انہیں جمع نہیں کیا۔

اب صاحبِ سوانح، مولف، اور رسالہ کے مختصر تعارف کے بعد اصل رسالہ رشحات عنبریہ ملاحظہ ہو۔

دارالمورخین
گیلانی سٹریٹ ۔ منور عز نر پارک

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی تجلی باسرار انوار ارواح حقائق العارفین المحبوبین ہ و
ازال انسداد الحجب الارتیاب بالتہاب اشراق نور الوجود للعاشقین المحبین
وبسط بساط الانبساط علی سماط اہل الرباط بتحت اوراق اشجار اعلام الوصال
للخائفین ہ وغرس اوتاد الوداد فی مناجاۃ خیمات القرب تحت میاہ الانشا
بحبوحۃ حضرۃ القدس فخروا لہ ساجدین ہ فتحرک فلک قطب القلب
لاجل شہود الرب باندفاع سماع نغمات زفرات التائبین ہ وادار کئوس
شراب الحب فسقاہم وارواہم وافناہم عن غیر مولاہم فبدت لہم شمس
الحقیقۃ فقاموا ہائمین ہ فادرج مصباح الفلاح فی اصل لب القلب فنظروا
الی جمال ارحم الراحمین ہ احمدہ سبحانہ علی نعمائہ التی لا تحد ولا تحصی و
اشکرہ تعالی علی الائہ التی لا تعد ولا تقصی ہ واشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ فیدا رہی ہ ولا شبیہ لہ فیضاہی ہ ولا ضد لہ فیجاری
ولا اند لہ فیبارہی ہ جل وعلا عن مثل ومثالہ وتقدس وتعالی عن حکم
الفکر والخیالہ تفرد بجلال ملکوتہ ہ وتوحد بجمال جبروتہ ہ لہ الصفات
المختصۃ بحقہ ہ والایات الناطقۃ بانہ غیر مشبہ بخلقہ ہ فالجماد
ینطق بلسان حالہ ہ والبنان تتکلم باشکالہ ہ والکل الی التوحید یشیر

Marfat.com

فسبحانه ليس كمثله شيء وهو السميع البصير ٥ واشهد ان سيدنا ونبينا ٢
محمدا عبده ورسوله وخليله وحبيبه ٥ روح جسد الكونين ٥ وعين حيوة
الدارين ٥ شاهد اسرار الازلية ومشاهد انوار السوابق الاولية ٥ طور التجليات
الاحسانية ٥ ومهبط الظهورات الرحمانية ٥ نور كل شيء وهداه ٥ وسر كل
سر وسناه ٥ اكرمه تعالى بالمخاطبة القصوى ٥ والمشافهة العليا
بالنظر الاسنى ٥ وخصصه بالوسيلة العظمى والشفاعة الكبرى في المحشر الاسمى ٥ وهو
فخار آدم ومن بعده ٥ وشرف ابراهيم ومن دونه ٥ لولاه لما اظهر الله الخلق
ولما عُلِم الباطل من الحق ٥ الذي بلّغ الرسالة وأدّى الامانة ٥ ونصح الامة
وكشف الغمة وجلى الظلمة ٥ وجاهد في الله حق جهاده ٥ وعبد الله حتى اتاه
الانبياء ظلال نبوته ٥ والاولياء انوار ولايته ٥ فهو ظل الله الواجب وكل
شيء سواه في ظله ٥ وهو خليفة الله الاعظم على سائر الخلق دقه وجله
شعر محمد سيد الكونين والثقلين ٥ والفريقين من عرب ومن عجم ٥
فاق النبيين في خَلق وفي خُلُق ٥ ولم يدانوه في علم ولا كرم ٥
فانه شمس فضل هم كواكبها ٥ يُظهِرن انوارها للناس في الظلم
فمبلغ العلم فيه انه بشر ٥ وانه خير خلق الله كلهم ٥
صلى الله عليه وسلم وعلى جميع اخوانه من النبيين كنوز الحقائق
وهداة الخلائق ٥ وعلى اله واصحابه اجمعين خزنة اسراره ومعادن

Marfat.com

انوارہ ہ لاسیّما الخُلفاءُ الاربعۃ الذین سبقت لھم الحسنی وزیادۃ ہ
الصِّدِّیقیّۃ الصَدِیق ہ والرقیق الرفیق ہ والفاروق الصدوق ہ مُطلِق الدنیا
فما غرّہ الزُخرُف ولا الرءوق ہ وذو النورین النیرین ہ الجامع بین
البحرین ہ والمرتضی المنتقی ہ اذا بطش ھلک قیصر وکسری ہ صلوۃ لا غایۃ
ولا انتِھاء ہ ولا امد لھا ولا انقضاء ہ وعلی سائر اولیائہ الذین اخلصوا
الاعمال وحققوھا وقیّدوا شھواتھم بالخوف واوثقوھا وسابقوا
الساعات بالطاعات فسبقوھا وقھروا بالریاضۃ اغراض النفوس الردیّۃ
فحققوھا اولئک ھم خیر البریۃ ہ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ذلک لمن
خشی ربہ اما بعد فھذہ رشحات عنبریۃ یتعطر بھا حواشی السامعین
ورائحات مِسکیّۃ اذفریّۃ یتطیّب بھا انفاس الحاضرین ہ ورشفات
مُحبّیۃ محبوبیّۃ یطرب بھا قلوب العاشقین الواصلین ہ اِلتمست
لباس الحروف والاصوات ہ لتُفیض البرکات علی الکائنات ہ فی منا
سیدی والدہ قبلۃ الاکابر والاماجد ہ شیخ الاسلام ہ ومصابیح
الظلام ہ امام الانام ہ ومرشد الکرام ہ الاجل الاکمل البازغ الاورع ہ
العالم النحریر ہ والنیّر المُنیر ہ قائمۃ الدین ہ وقایۃ حکمۃ المتین ہ المتمکن فی
مسند الافادۃ ہ والمتصاعد عن حضیض العادۃ الی اُفُق السعادۃ ہ

Marfat.com

٣ وحارس اسرار الكتاب ٥ ليس مكرمته من الله الاوله منها نصيب
كامل ٥ ولا موهبة الاوله فيها حظ كافل له التقدم على مشايخ الزمان
والتفوق على مشاهير الدوران ٥ الصفوة شعشعة من نير قلبه
الوافي ٥ والولاية شعبة من دوحة كرمه الكافي ٥ من استند لعروة
ارادته فهو الذي ارتقى مدارج الكمال ٥ ومن اعتصم بحبل اخلاصه
فهو الذي استعد بحصول العمال ٥ غوث الزمان ٥ وخليفة الرحمن
محبوب الله ٥ ووارث رسول الله ٥ قدوة اكابر النقشبندية تيره قيم القرن
الاحمدية شعر شمس الطريقة مخزن الاحسان ٥ بدر الحقيقة منبع
الايقان ٥ كنز الهدى بحر التقى عين العلاء فيض الفيوض رسالة العرفاء
قطب الحقائق نخبة الاوتاد ٥ غوث الخلائق زبدة الاعيان
هادي الانام وقبلة العظام ٥ عون البرية صفوة الرحمن
الفارقي النسب ٥ والمحمدي الحسب ٥ الهندي المولد ٥ والمدني المحتد
وهو شيخنا وامامنا وقبلتنا وهادينا ووسيلتنا الى الله الحميد
حضرة الشيخ احمد سعيد ٥ رضي الله عنه وارضاه ٥ وقلبي
وروحي ونفسي فداه ٥ ابن الوحيد الفريد ٥ الشيخ الى سعيد
ابن زاهد العصر صفي القدر ٥ ابن صوفي الدهر الشيخ عزيز القدر ابن
نخبة العلماء الاتقياء الشيخ محمد عيسى ٥ ابن سلطان الاولياء الكاملين

Marfat.com

الشيخ سيف الدين ٥ وهو الملقب بمحتسب الامة ٥ ابن قطب هند
والشام والروم ٥ مجد الدين خواجه محمد معصوم ٥ الملقب بعروة
الوثقى ٥ ابن الامام الربانى ٥ المجدد والمنور للالف الثانى ٥ الشيخ
احمد السهرندى ٥ ابن العارف الاوحد ٥ الشيخ عبد الاحد ٥
ابن عمدة الساجدين ٥ الشيخ زين العابدين ٥ ابن التقى النقى ٥ الشيخ
عبد الحى ٥ ابن العزيز المجدد ٥ الشيخ محمد ٥ ابن الحليم الاواه ٥ الشيخ
حبيب الله ٥ ابن الامام المتين ٥ الشيخ رفيع الدين ٥ ابن العالم
الحنين ٥ الشيخ نصير الدين ٥ ابن عالى الشان ٥ الشيخ سليمان ٥ ابن
ذى العلم الزخر ٥ الشيخ يوسف ٥ ابن عالى الجاه ٥ الشيخ عبد الله ٥
ابن زبدة العشاق ٥ الشيخ اسحاق ٥ ابن الذاكر بالقلوب والافواه ٥
الشيخ عبد الله ٥ ابن السالك على قدم صهيب ٥ الشيخ شهيب ٥
ابن الاكرم الامجد ٥ الشيخ احمد ٥ ابن الحاكم ذى التصرف ٥ الشيخ
يوسف ٥ ابن السلطان المعين ٥ الشيخ شهاب الدين ٥ المشتهر
بفرخ شاه الكابلى ٥ ابن ذى الفتح المبين ٥ الشيخ نصير الدين ٥ ابن
العارف الودود ٥ الشيخ محمود ٥ ابن سعيد الاواه ٥ الشيخ سليمان ٥
ابن باذل الموجود ٥ الشيخ مسعود ٥ ابن العالم الاكمل الاشهر ٥ الشيخ
عبد الله الواعظ الاصغر ٥ ابن المحدث المجتهد الاتقى الاوه ٥ الشيخ

Marfat.com

عبد الله الواعظ الاكبره ابن المستغنى عن الشرحه الشيخ ٤
ابى الفتحه ابن الواصل المشتاقه الشيخ اسحاقه ابن الحليم الكريم
الشيخ ابراهيمه ابن قدوة الاكابره الشيخ ناصحه ابن الممتاز
فى الصحابة لشدة اتباع السنن والاثره سيدنا عبد الله المقدس
المطهره ابن الناطق بالصدق والصوابه امير المؤمنين سيدنا
عمر بن الخطابه رضى الله عنهم اجمعين ه ورفع درجاتهم فى
اعلى عليين اشعار قلوب العارفين لها عيونه ترى ما لا يراه
الناظرينا ه والسنة باسرار تناجى ه تغيب عن الكرام الكاتبينا ه
ولجنحة تطير لغير ريش ه الى ملكوت رب العالمينا ه سيسقيها
العزيز شراب صدق ه وتشرب فى كئوس العارفينا ه طلع شمس
وجود الحضرة الوالد الماجد من افق السعادة فى غرة ربيع الآخر سنة
الف وماتين وسبعة عشر من الهجرة المقدسة على صاحبها الف
الف الصلوة والسلام والتحية فى بلدة مصطفى باد المشتهرة
بالرامفورم صانها الله عن الفتن والشرورم وانوار الولاية
ظاهرة من جبينه ه وآثار الولاية الهداية واضحة من حركنة
وسكونه شعر فى المهد ينطق عن سعادة جده ه اثر النجابة ساطع
البرهان ه ونشأ فى حجر حكم العرفان ه وجد والده فى تربيته

Marfat.com

باحسان فحفظ القرآن بالتجويد واشتغل بتحصيل العلم السديد
وتشرف اولا بالحضور عند شيخ والده المجذوب ثم وصار عنده اجل
مقرب ومحبوب ولما رجع ابوه الى قطب الاقطاب حضرة الشيخ
عبد الله الدهلوي عليه رحمة ربه الباري جاء معه في خدمته
العلية واخذ عنه الطريقة النقشبندية الاحمدية وما بلغ من
العمر عشرة كاملة فاحبه غاية المحبة حتى جعله ابنا له وقرة عين
فازداد بذلك زينا على زين وشرع في تربيته وتسليكه مقارب القرب
والعرفان واذن له في الجمع بين تحصيل الظاهر والباطن في ذلك
الاوان فكان يستفيد من علماء وقته العلوم المتداولة ويحضر عند
حضرة الشيخ لاقتباس الانوار والمراقبة وكان يمدحه بعلو استعداده
وسمو فطرته ويجلسه قريبا حتى على مسنده سمعت عن الثقة ينقل
عن حضرة الشيخ الفقيه محمد جان المرحوم قال كنت حاضرا عند حضرة
الشيخ القيوم وهذا الولد العزيز مع والده المجيد كانا جالسين قدامه
فنظر اليهما نظر تعمق وامعان ثم قال مخاطبا للاخوان اترون هذين
القمرين المنيرين والنيرين الفخيمين ايهما اسبق من الاخر والوالد
الوالد الماجد ام الولد الاغر فسكتوا كلهم وما اقتدر احد على الجواب

وبشره بالسير المرادى وخصه بالمشرب المحمدى، ورقاه الى غاية ٥
المقامات الخاصّة المجددية، واعلاه الى نهاية الدرجات العالية
الاحمدية، ومیّزه بالخلافة الخاصية، وشرفه بالامامة العامة
كما كتب حضرة الوالد عليه رحمة ربه الماجد ان حضرة الشيخ رضى الله عنه
قد خصّنى بالتوجهات الشريفة، فى جميع المقامات المجددية، فقرنتنى
فى كل منها بما يختصه فى الباطن والظاهر، ويمتاز هو به عن الاخر
من الكيفيات والاسرار، والبركات والانوار، وما ينبغى كتمانه من الاسرار
فما امرت بافشائه بين الاغيار، سبحان الله ماذا ابين من قوة توجه
حضرة شيخنا رضى الله عنه وارضاه، وقلبى وروحى فداه، متى كان
يشرع فى التوجه الىّ فى مقام من المقامات، كان ينكشف على الوصول اليه
فى اسرع الحالات، فهل كان ياخذ ذلك المقام عن محله ويأتى به فيلقيه على
العبد الفانى، او يرفعنى عن حضيض الامكان فيدخلنى الى اوج ذلك المقام
العالى، كما انه رضى الله عنه يوما من الايام، من غاية اللطف والانعام، طلب
غلامه هذا واجلسه قريبا اليه، وقرأ الفاتحة الى ارواح المشايخ زادهم
الله تقربا اليه، ثم توجه الىّ فرأيت النبى صلى الله عليه وسلم جاء
ومعه الامام الربانى المجدد الثانى، وخازن الرحمة الشيخ محمد سعيد

53475

Marfat.com

مكان حضرة سيخي وجلس النبي صلى الله عليه وسلم في الهواء فوق راس
المجدد بفاصلة قليلة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوجه الى هذا
العبد الضعيف بحيث ان الفيض يردمنه على حضرة المجدد ثم على
هذا الذليل فيجعل هذه الذرة العديمة المقدار كالشمس مشعشعة الانوار
وحصل لي من ذلك حالة غريبة وكيفية عجيبة لا يسعها البيان و
لا يصفها اللسان حتى وقعت على الارض مغشيا مستغرقا في بحر النسبة
الخاصة ثم عرضت عليه ما شاهدته فصدقني وامرني بكتمه وكذلك
في تلك الايام يوم العيد الاضحى شرف فطهر خانقاهه هذا في مجمع عام
بالباس ملبوساته الخاصة بيده الشريفة من التاج والعمامة والقميص
والنعم علي باجازة مطلقة ودعا لي طويلا انتهى ما كتبه مختصرا وكذلك
استفاد حضرة الوالد من والده الماجد العلوم والحالات واخذ منه
التوجهات في جميع المقامات ولذلك ادخل اسمه السامي في السلسلة
بعد اسم حضرة الشيخ العالي لتزيد البركات وتكثر الفيوضات خصه
الله تعالى بمزيد قربه ورحمته واكرامه وفاض على جميع مريديه و
محبيه من افضاله وانعامه ولما بلغ رضي الله عنه اثنين وتلثين
سنة من العمر الشريف قصد والده الحرم المنيف واجلسه على

لديه لما رأى انه قد تحلى بحلل العلوم الشرعية وتجمل بتيجان المعارف ٦
اليقينية وشخص سرم الى شموس الحقائق من مطالع الانواره و
نظر قلبه الى نور الانوار الملك العزيز الجباره واتاه الامر الواضح
الجلي ه بالرجوع الى العالم السفلي وارشاد العباده الى خالق السموات
بغير عماده وكان اول جلوسه سنة تسع واربعين وماتين بعد
الالف ه من هجرة منزله العز والشرف ه فلله در مجلس تجلله
الهيبة والبهاء ه ولحاط به الملائكة والاولياء ه فقام بترويج الشرع
الغراء المصطفوية موشد مينرع لاشاعة الطريقة العلية
النقشبندية الاحمدية ه ودعا الخلق الى الحق على الاشهاد بكمال
الاستقامة والسداده فاسرع الطالبون الى الرجوع والانقياد
من الهند والخراسان ه والبخارا والتوران ه واجتمع عنده من العلما
والصلحاء والفقهاء والاتقياء جماعة كثيره وانتفعوا الكلا مر وصحبته
فحملوا الفقه من قلبه الزكيه واقتبسوا الانوار من وجهه السني
البهي ه وانتهت اليه تربية المريدين ه والحصر عليه تسليك
الطالبين ه وادلى مفاتيح الحقائق ه وسلمت اليه ازمة المعارف
والدقائق ه فاصبح غوث الوقت علما وعملا ه وقام بالنظر والفتوى
فرعا واصلا ه بين الحكم نقلا وعقلا ه وانتصر للحق قولا وفعلا ه ودرس

Marfat.com

العلوم الدينية ٥ وحقق واملأ المعارف اليقينية ٥ ودقق فانتشرت
اخباره فى الافاق ٥ وشيد اليه من كل فج عميق الاعناق ٥ فكم رد الى الله
عز وجل عاصيا وكم ثبت الله سبحانه به واهتيا وكم فك من قيد
النفس اسارى ٥ وكم اضحى من خمر الهوى سكارى ٥ وكم وهب الله تعالى به مقامًا
وحالًا ٥ وكم احسن الله سبحانه به حالا ومآلا ٥ وكم ابرأ النفوس من
اسقامها وكم شفى الخواطر من اوهامها ٥ وكم بث الدر الغرر على بساط الافهام
فتسابق لالتقاطها الالباب والاقلام حتى صارت تلاميذه اكثر من ان
تحصى ٥ وشاعت خلفاؤه اشاعة لجل من ان تحصى ٥ فكان يكتب لهم
الرسائل الشريفية ٥ مشحونة من العلوم والمعارف الفائقة ويرسل اليهم
الكتب اللطيفة ٥ مملوة من الاسرار والدقائق السامية ٥ كالانهار الزاخرة
فى بيان الطريقة الاحمدية والقادرية والچشتية والنقشبندية ٥ و
الفوائد الضابطة فى اثبات الرابطة ٥ والحق المبين فى الرد على الوهابين
وسعيد البيان فى مولد سيد الانس والجان ٥ والذكر الشريف فى
المولد المنيف وغيرها من مكاتيب كثيرة جمعت فى كراريس جمة
وانا اورد مكتوبا منها فى هذا المقام ليستفيض به الخاص والعام ٥ فان
القليل يدل على الكثير ٥ والقطرة تنبئ عن البحر الغدير ٥ قال رضى الله
عنه وارضاه ٥ وافاض علينا من بركات سره ومحياه ٥ بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

الحمد لله الذی جعل الامکان مرآة الوجوب والوجوب سبحانه الامکان ٧
مثل حمد جمیع الحامدین ه والصلوٰة والسلام الاتمان الاکملان علی
سید الانس والجان ه افضل الانبیاء والمرسلین ه محبوب رب العلمین
شفیع المذنبین ه قائد الغر المحجلین ه الذی لولاه لما اظهر الله الربوبیة
وما خلق الخلق شعر هو الحبیب الذی ترجی شفاعته ه لکل هول
من الاهوال مقتحم ه وعلی اله واصحابه الطیبین الطاهرین اما بعد
فقد وصل الی کتاب کریم من الاخ الصالح الاغر الارشد ذی الخصال
السنیة ذو الکمالات البهیئة ه الشیخ خورشید احمد المجددی
سلمه الله تعالی فرحت بقدومه وانشدت ه اهلا لسعدی و
الرسول وحبذا ه حب الرسول لوجه حب المرسل ه ولما طالعت
المکتوب المشتمل علی لحوق المرض حزنت ودعوت الله سبحانه ه ان
یشفیه شفاء کاملا عاجلا ولکن یا اخی ان المرض کفارة للذنوب والاثام
مظهر للابدان لا الاجسام ه کما ورد فی الحدیث الصحیح حمی یوم کفارة
سنة ه وان الاسقام والالام رسل رب الرحیم العلام ه فیکون محبوبا
عند المحب الصادق ومرغوبا الذی العاشق الفائق ه بل یجد اللذة فی الایلام
فوق الانعام لان فی الانعام شائبة النفس والایلام خالص مراد المحبوب

منوط بالوصول الى مقام الرضا الذى هو فوق مقامات السلوك واستواء
الايلام والانعام مربوط بظهور التجلى الافعالى الالهى الذى هو اصل القلب وبالوصول
اليه يكون مشرفا بالولاية الصغرى والفناء القلبى الذى هو ولاية الاولياء
المعروفين من السالكين والمجذوبين وثمرة هذه الولاية نسيان ماسوى
الله سبحانه وزوال العلم الحصولى من القلب فان حصل الترقى من هذا المقام
وصل الى الولاية الكبرى التى هى ولاية الانبياء والمرسلين وفيها يحصل
تهذيب النفس الامارة بالسوء وفنائها واطمينانها فتصير مطمئنة
مشرفة بخطاب يايتها النفس المطمئنة ارجعى الى ربك راضية مرضية
اى بسبب حصول الاطمينان والفناء صارت اهلا لمشاهدة ربها
تعالى ورضى الله تعالى عنها ورضيت عنه فادخلى فى عبادى المخلصين
بفتح اللام بعد ان كنت من المخلِصين بكسر اللام وادخلى جنتى اى جنة
ذوق المعارف وفهم الاسرار وفناء هذه الولاية العظمى عبارة عن زوال
العلم الحضورى وزوال العين والاثر وحصول شرح الصدر وارتقاء النفس
المطمئنة على سرير الصدر وترك الوطن واختيار جوار الصالحين و
انكشاف التوحيد الشهودى كما ينكشف فى الولاية الصغرى التوحيد
الوجودى والفرق بين التوحيد الوجودى والشهودى ان التوحيد

Marfat.com

٨ وفی کل ذرة من الذرات ۞ وفی هذا المقام یترنم بهذه الابیات شر البحر
علی ما کان فی قدم ۞ ان الحوادث امواج وانهار ۞ فلا یحجبنک اشکال
تشاکلها ۞ عمن تشکل فیها وهی استار ۞ لا ادم فی الکون ولا ابلیس
لا ملک سلیمان ولا بلقیس ۞ فالکل عبار وانت المعنی ۞ یا من هو
للقلوب مقناطیس ۞ رق الزجاج ورقت الخمر ۞ فتشابها وتشاکل الامر
فکانما خمر ولا قدح ۞ وکانما قدح ولا خمر ۞ والتوحید الشهودی عبارة عن
شهود الحق واختفاء الکثرة عن النظر فافترقا فرقا واضحا والتوحید الشهودی
لابد انکشافه لیحصل الفناء الاتم وانکشاف التوحید الوجودی لیس
بضروری للسالک اذ لا مدخل له فی حصول الفناء لهذا وضع امام الطریقة
وبرهان الحقیقة سیدی خواجه بهاؤ الدین المشتهر بشاه
نقشبند قدس سره طریقة للسالکین التی لا ینکشف فیها التوحید
الوجودی صیانة عن زلة القدم بسبب الجهل عن المعارف العلیة
والمطالب السنیة ۞ فاللازم علی کل طالب الایمان بهذه المعارف
الشریفة لا السعی فی انکشافها بل السعی فی الذکر والفکر والاشتغال
والمراقبات واداء الطاعات من الفرائض والواجبات والنوافل
الماثورات قال الله سبحانه فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا
تکفرون وای مرتبة اعلی من ان یذکره الحق سبحانه فصار خیر

Marfat.com

ورد فی الحدیث القدسی من ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و
من ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر منه فلابد للطالب ان لا یخلو
فی وقت من اوقاته عن الذکر الالهی جل جلاله وعم نواله والذکر اعم من
ان یکون بالجنان او باللسان من اسم الذات او النفی والاثبات وصلی الله
تعالی علی سید الذاکرین وعلی اله واصحابه اجمعین خصه الله سبحانه
بمزید قربه ورحمته واکرامه ووفاض علی جمیع مریدیه ومحبیه
من افضاله وانعامه وکان رضی الله عنه ظریفا جمیلا حسن الجسم
ملیحا اطول من مربوع القامة اسمر اللون کث اللحیة عظیم
الراس واسع الجبین ضلیع الفم اقنی العرنین فی وجهه النور
تدویره وفی عینه الکحلة تنویره وکان حییا متواضعا متادبا خاشعا
مشتملا علی کل الاداب واعلی الاوصاف بالنهایة موصوفا
باشرف الاخلاق واسنی الصفات مبالغایة متخلقا بالاخلاق النبویة
ومتصفا بالصفات الالهیة ما رأیت احسن منه خلقا ولا اوسع
صدرا ولا اکرم نفسا ولا اعطف قلبا ولا احفظ عهدا وکان
شدید الخشیة کثیر الهیبة کریم الاخلاق طیب الاعراق
البعد الناس عن الفحش واقرب الناس الی الحق لا یغضب لنفسه
ولا ینتصر لغیره وکان العلم مهذبه والقرب مودبه والحلم

Marfat.com

صناعته ٥ والكرم بضاعته ٥ والذكر وزيره ٥ والفكر سميره ٥ والمكاشفة
غذائه ٥ والمشاهدة شفائه ٥ وآداب الشريعة ظاهره ٥ وأوصاف الحقيقة
باطنه ٥ دائم الذكر ظاهر الخشوع ٥ صابر على حفظ حاله ٥ ومراعاة
أوقاته ٥ ظاهره مع الخلق ٥ وباطنه مع الحق ٥ من رآى وجهه ذكر الله ٥
ومن صحبه فنى عن غير مولاه ٥ إذا قرأ القرآن صار كالشجر الموسوية ٥ وإذا
صلى الصلوة خرج إلى العالم العلوى ٥ يحب العزلة ٥ ولا يطلب الشهرة ٥ لا يظهر
شيئا من الحالات ٥ ويكتم الكشوف والكرامات ٥ ويعدها نقصا من
درجة الاستقامة ٥ فكان ذاته المقدسة كراصة الكرامات ٥ ولو
أجمع ما رأيت من خرق عادته وكشفه الفخيمة لكان مجموعا فى مجلد
عظيم ٥ ولكن لا تخلو هذه العجالة بشئ من ذلك ٥ ليكون كالتذكرة

لما هنالك نمّا وصلت فى سفر الحج الى البندر المنبهى ما وجدت
مركبا الى شهرتين فاضطربت غاية الاضطراب ٥ فتوجهت مستغيثا
الى ذلك العالى الجناب ٥ فظهر فى الواقعة على شاطئ البحر وبيده العصا
ينادى اين فلان وفلان لاصحاب المراكب العلى ٥ جلس عندكم ولد
من زمان ٥ فما عيّنتم له مركبا فاركبوه الآن ٥ فحضر مركب كبير بغتة
من بعيد ٥ فحملونى فيه من غير نول منى ولا شهيده ٥ ولما قرب كوكب
اللى مرضت بمرض اليسه ٥ وخرجت فى البطن سبع عظيمة فبعد صلو

Marfat.com

المغرب توجهت الى قدوة الابدال ففي الساعة انشق الذنبل وكانما انشطت
من عقال فلما ركبت البحر ووصلت الى قرب جدة وقع طوفان
شديد يئس منه كل زكي وسديد فتوجهت الى حضرة غوث المريدين
فرأيت كانه حضر واخذ المركب من اسفله بيده الشريفة واخرجه
من الغرق المبين ففي الحال رفع الطوفان وصرنا سالمين ومرة
ضللت عن بعيري والرفقة في الحج ليلة مزدلفة فاضطربت
واستغثت بحضرة الغوث الجليل فحضر ونادى يا علي صوته ثلثا
وهدا في السبيل وتزوج مرة واحد من اقاربه فما ولد له بعد
التزوج عشر سنين فتكلم فيه اقارب الزوجة بانه عنين
فعرضت في خدمته اضطرابه والتمست من جنابه اعانته فقال
اولم تؤمن بقدرة الله يا مظهرم ومنه تعالى يبدل الامر ويغيره فتصرف
فيه فولد له مع وجود الموانع غلامه ثم انقطع التوالد منهما الى
الان وقد مضى عوام ومرة كتب اليه بعض المخلصين من الاء
غناه
بان اهلي حامل فما يولد لي ذكر او انثى فبشره رضي الله عنه بانه يولد
لك غلامه فاطمئن به ووقع كما بشره الامام الهمام ومرة ذهبت معه
الى مريض قد احتضره فالتمس اهله الشفاء من سيدي ولي الله المقتدى
والتجوا عليه فغلبته الرحمة فتوجه اليه فعادت روحه

نفسه وفتح عينيه وبقي حيا الى مدة كثيرة وما ذلك الا من تصرفات
القوية ووقع في عرضه جماعة من المنكرين وشرعوا في مطاعنه
بين المخلصين واراد وابذلك اطفاء نور الله المبين فصبر على
ذلك واعرض عنهم ومنع من تعرضهم المريد يزه فوالله الذي لا اله
غيره ما لك الملك ذو الجلال والاكرام رايتهم كلهم خذلهم الملك
العزيز ذو القهر والانتقام فمنهم من ابتلي بالجنون الفاضح ومنهم من
مات بالموت العاجل ومنهم من اسود وجهه حين الارتحال
ومنهم من خرج من فيه النجاسة في تلك الحالة فنعوذ بالله
من غضب الله وعصب اوليائه ونسأله حبه وحب احبائه
وحين خرجت حاجا سنة اثنين وسبعين ووقع لي وقائع في الطريق
والمدينة الشريفة والبلد الامين ومن العنايات الالهية والالطاف
المصطفوية فلما رجعت الى وطني اخبرتني الوالدة الشريفة والاخوان
بكثير من تلك الوقائع باخبار حضرت الوالد قطب الزمان وهو الله ما
كان مطلعا عليها الا الواحد الديان وكثيرا ما كان يخبرني بالاشياء
قبل وقوعها من خير او شر فتقع كما اخبر به ذلك العارف الاكبره
من غير زيادة ولا نقصان وكنت اراه في مجلسه الشريف حضور

Marfat.com

سيد الانبياء والمرسلين عليه وعليهم الصلوة والسلام من غير ريث
وربما يختلج في بالي شبهة في العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة فا حضر
للتحقيق عند المرشد المفضال فبمجرد التفاته الى تلك العقدة بغير سوه ال
الى غير ذلك من اطلاعه على الامور الغيبية وحضوره في الاما كن
المختلفة واستجابة الدعاء والتصرف في الاموات والاحياء وكشفه
عالم الارواح وعالم المثال والاشباح واشرافه على القلوب
مما يحصيه علام الغيوب على ما اختص به من احياء القلوب الميتة
ومشاهدة مقامات الحقيقة والتلذذ بالطاعات وفي الخلوات والجلوات
ومراعات الانفس مع الله سبحانه وحفظ الادب معه في تلقي الاوراد
في الاوقات والرضا عن الحق تعالى في جميع الحالات هو البشرى له من اللهبا
لسعادة
الابدية في الدنيا والاخرة وكمال الاستقامة على المامورات والتجنب
عن المنهيات الى اخر الحيات مما يحير عنه الطاقة البشرية وكل هذا بمحض
العناية الالهية والقوم الروحانية فانه لا يحمل الملك وعطاياه
الا محامله ومطاياه خصه الله بمزيد قربه ورحمته واكرامه و
افاض على جميع مريديه ومحبيه من افضاله وانعامه ولما بلغ
رضي الله عنه من عمره الشريف سبعا وخمسين ووقع في الهند

الداهية فى تلك البلدان الخاص والعامه وخربت بلدته الدهلى ١١
التى كانت معمورة بالكرامه وكان ذلك سنة اربع وسبعين
فى القرن الثالث عشر من هجرة فخر الانصار والمهاجرين الهم
بالخروج فهاجر مع جميع اهله وعياله واخوانه وكانوا زهاء تسعين
بغير نظر الى الاسباب متوكلا على الله الكافى الوهاب فكفاه الله
وعصمه ومن معه من اعدائه الكافرين الفاجرين بعدما ادركوهم
واراد واقتلهم وخربهم ورد الله سبحانه كيدهم ومكرهم وجعلهم له
مطيعين خادمين الى ان وصل الى بلد الله الحرام وتشرف بالحج
والمشاعر العظامه واستفاض الفضائل من حقيقة الكعبة الربانية
خصوصا والحقائق الالهية عموما فافاض على الطلاب اكثر من
اربعة اشهر فى هاتيك البقعة المشرفة ثم توجه الى المدينة المنورة
وفاض بمتمناه من حضرة الرسالة بل فوق الرجاء ومن تشريفاته
وتكريمات والطافه وعنايات حتى صار فانيا فيه وفى انواره
باقيا به وباوصافه نعوذ معه ما لا يعبر بعبارة ولا يشار
باشارة فما جرى بين المحب والمحبوب من الاسرار يلزم الاستتار
من الاغيار واختاره الحبيب سيد المقربين والابرار صلى الله

طَيِّبَة وسادات بلدة واستفاد وامنه الطريقة العليا واغتنم صحبتر
الاسنى فاحبهم غاية المحبة واكرمهم نهاية الكرامه وكثر ارشاده
فى الخلائق وزاد استغراقه فى حقيقة الحقائق والهم هناك زيادة
الفضل والكرامة **بغفرت** لك ولمن توسل بك الى يوم
القيمة فرضى بتلك البشارة العظمى وعلم ما فيها من الاشارة
القصوى واشتاق الرفيق الاعلى فائلا دنى فتدلى وتواترت عليه
التجليات الذاتية ولحاطت به الارواح القدسية حتى شرب
كاس الوصال من الحى الباقى بلا زوال بين الظهر والعصر فى الثانى
من ربيع الاول موافقا لمن كان على قدمه فى الازل سنة الف
وماتين وسبع وسبعين وقد بلغ عمره المبارك ستين وصلى
عليه حاضرا فى المسجد النبوى وغائبا فى الحرم المكى بزحمة عظيمة
لا يحصيها لسان الحاسب ولا يضبطها قلم الكاتب ودفن
بالبقيع حيث اوصى بجنب قبة سيدنا عثمان بن عفان رضى الله
عنه واسبغ عليه الروح والريحان واسكنه بحبوحة اعلى
الجنان فى جوار سيد الانس والجان صلى الله تعالى عليه وعلى اله
واصحابه ما اختلف الملوان ونفعنا بعلومه وبركاته وقدسنا

Marfat.com

١٢ امين يارب العالمين وقد ارخ وفاته اجل افاضل المدينة المشرفة
على صاحبها افضل الصلوة والسلام والتحية مولنا عبد الجليل
بلغه الله الى غاية الكمال والتكميل قضى قطب الاقطاب الشهير
باحمد سعيد امام العلم والحلم والهدى منار الطريق
النقشبندية التى سلها جده فى الالف اضحى مجدد ذاك ومذ
حل فى ذا القبر نادیت ارخوا سعيدا شهيدا بالجنان مخلدا
وقد آن لنا ان نشرع فى الدعاء بحصول المطلوب والمنى متوسلين
به وبمشايخه الكرام اهل البقاء والفناء فنقول شعر ربى بسر الذات
عالى الشان وحبيبك المختار من عدنان وكذا ابوبكر خليفته
الذى فضل الصحاب برلح الايمان وكذا بسابق فارس من عدن
الى الرسول المصطفى سلمان وبقاسم لحد الكبار السبعة الى فقها
بحر العلم والعرفان واضا باب مدينة العلم الامام مر على الكرار
بالمطعان وكذا بمن لطفا تنزل عن خلافة جده الحسن
العلى الشان وسيد الشهداء الحسين المجتبى من كربه
يُنسى كرا لاجفان وكذا بزين العابدين عليهم وبباقر من للعلم
بانى وبمجمع البحرين جعفر من الصديق طامى والهفى الربانى

بسطام جناب ابی یزید ؒ من سما بشواهد الاحسان ؒ وکذا ابو
الحسن المقدس سره ؒ قطب الوجود علی الخرقانی ؒ وکذا یمن
یُعزی لفار مدجنا ۝ ب ابی علی نال سر تدانی ؒ وکذا ابو یعقوب
من حاز الهدی ؒ قطب الحقائق یوسف الهمدانی ؒ وبر اس سلسلة
الشیوخ الفرد واحد ؒ فی عبد خالق انسهم والجان ؒ وکذا بر لیوکریهم بحر
الفضائل عارف بالله عن وجدانی ؒ وبمن الی الخیر فغن ینتمی
محمود سیرة السری الصمدانی ؒ وعلی الرامیتنی النساج قطب
اعزة ملخوافیوض تهانی ؒ ومحمد بابا السماسی الذی ؒ انس العوالم
فیضه النورانی ؒ ولسید السادات حیدرهم وکلا ۝ لی منبع العرفان دی
البرهان ؒ وکذا بهاؤ الدین شاه النقشبند ؒ محمد غوث الوری
السبحانی ؒ وعلاء دین الحق عطار الوجود ؒ ومحمد بفائح الرحمانی
والمجتبی لیعقوب الشرخی من ؒ شرف الوجود بفضله الانسا
وکذا بناصر دیننا العالی عُبید ؒ لِلّٰه من حاز المقام الدانی
وهو الذی فلك العلا کحُبابة ؒ فی قلبه الطامی بفیض معانی
ومحمد ذاك السمی بزاهد ؒ فیما سواك من الحدیث الفانی
وکذا بدر دیس محمد الذی ؒ رقی القلوب بنفحه الروحانی

Marfat.com

٣ وكذا مجدد الفنا الثانى السَمِىّ ۞ باحمد قيّوم منا الربّانى
ذاك الذى حاز المعارف والعلو ۞ مركشف حق عنده وبيان
والعُروة الوثقى المتين محمد ۞ معصوم سرشاع فى كتمانى
وكذا محمدهم سعيد من حوى ۞ سرا انيقا جل عن اذهان
وكذا بعبد مُهيمن احد علا ۞ ومحمد هو عابد حقانى
وكذا بسيف الدين ثم بسيدِ الـ ۞ سادات نور محمد ذى الشان
وبمن سما فلك الشهادة شمسه ۞ س دين مظهر الانوار ذى فيضان
وهُمامهم اعنى علام علي ۞ مقدام قطب عوالم الامكان
والى سعيد من سمى بمحمد ۞ بجل المجدد قبلة الاعيان
وباحمد السُعداء غوث الخلق ۞ من جذب القلوب لواحد ديان
جُد يا الهى مِنَّة وتفضلا ۞ بفيوض نور اقدس بجنان
انا عبدك الجانى المسئ بذنبه ۞ ولانت ذو الاكرام والاحسان
مالى جميل صالح اَذنُوبه ۞ فَامْنُن علىّ بفضلك الرحمن
واَمِدَّ دهذا الجمع منك بنفحة ۞ يرقى بها فى رُتبة الاحسان
واَجِرهم من نار البعاد وكربه ۞ عونا على الاعداء والشيطان
وصلوتك العظمى على طٰهٰ ومن ۞ تبع الهدى بمحبّة الايمان

Marfat.com

ولما ارسل هذه الرسالة جناب المؤلف قدس سره من مدينة الطيبة المطيبة على صاحبها الف الف صلوة وسلام الى ربه الى جناب شيخي ومرشدي قدس الله تعالى سره الاقدس كتب بخطه الشريف

مؤلف هذه الرسالة الشريفة العبد الاحقر محمد مظهر كان الله له عوضا عن الاصغر والاكبر ارسلها الى خدمة مولنا مرشد السالكين وهادى المريدين حبيبنا فى الله الاحد الحاج دوست محمد متّع الله المسلمين بطول بقائه وراجيا من حضرته خير دعائه من لقاء رب العلمين ومرافقة سيد المرسلين صلى الله عليه واله وصحبه اجمعين امين

انتهى كلامه الشريف

وحديثه المنيف

Marfat.com

تعلیقات

۱؎ ورق ۳ ب یہاں شیخ یوسف کے بعد شیخ اسحٰق بن عبداللہ ہونا چاہیئے۔
(ر۔ک مقاماتِ خیر ص ۳۳)

۲؎ " " " گویا شیخ عبداللہ کا نام دو مرتبہ لکھا ہے جو سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔

۳؎ " " " حضرت فرخ شاہ کے بعد نورالدین کا نام آنا چاہیئے یعنی حضرت فرخ شاہ کے والد کا نام نورالدین تھا (مقاماتِ خیر ص ۳۳)

ورق ۴۔ الف س ۳ ۱؎ اس نسب شریف کے بارے میں جدید تحقیق کے مطابق حضرت ناصر بن عبداللہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک چار نام مزید شامل ہونا چاہئیں یعنی
ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن حضرت عبداللہ بن حضرت عمر فاروق رضؓ۔ مولانا زید الحسن فاروقی کے قول کے مطابق زبدۃ المقامات اور حضرات القدس میں جو اٹھائیس واسطے لکھے ہیں وہ درست نہیں بلکہ حضرت مخدوم عبدالاحد سے حضرت عمر رضؓ فاروق رضؓ تک بتیس واسطے درکار ہیں۔
ملاحظہ ہو مقاماتِ خیر مطبوعہ دہلی ۱۳۹۲ھ ص ۲۶-۳۳

ورق ۴۔ الف س ۱۳ ۲؎ ۔ر۔ک محمد مظہر شاہ: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ۔ دہلی ۱۲۸۲ھ ص ۷۰

ورق ۴۔ ب ۱؎ یہاں "المجذوب" سے مراد، حضرت شاہ احمد سعید کے

Marfat.com

قدس سرہٗ مراد ہیں۔ جن پر اکثر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی۔ حضرت شاہ احمد سعید رح خود فرماتے ہیں۔

در زمان خردی ایام حفظ قرآن مجید اکثر بخدمت حضرت شاہ درگاہی قدس سرہٗ کہ پیر اوّل والد ماجدم بودند میرفتم ایشان برمن کمال عنایت میفرمودند ..... الخ

[مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ صـ]

حضرت شاہ درگاہی متوفی ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔

امام الدین انوار : مجمع الکرامات [در حالات شاہ درگاہی وغیرہ] بسال ۱۲۳۱ھ قلمی مملوکہ مولوی احمد علی شوق رامپوری بحوالہ تذکرہ کاملان رام پور صـ ۵۸ - ۵۹

ورق ۴ ب ؎ "وفتیکہ حضرت والد بحضور حضرت شاہ صاحب [شاہ غلام علی دہلوی] رحمۃ اللہ علیہ مشرف گشتند عمرم دہ سالہ تمام نشدہ بود" (مناقب احمدیہ صـ ۷۰)

ورق ۵ ب ؎ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند نشینی کے بارے میں خود اس طرح وضاحت فرمائی ہے :-

در ماہ جمادی الاخری ۱۲۴۹ھ ..... شوق حرمین شریفین برایشان [حضرت شاہ ابو سعید] غالب شد ... و فقیر را بجائی خود نشاندند و عمر من بہ سی و دو رسیدہ بود

(مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ صـ ۷۷)

ورق ۶ ۔ ا ؎ ر ۔ ک ۔ مقدمہ کتاب حاضر

؎ ورق ۷ ا : شیخ خورشید مجددی ۔ ان کا نسب حضرت خواجہ محمد یحییٰ کے توسط سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ تک پہنچتا ہے۔ ان کی اول بیعت شاہ رؤف احمد راحت مجددی رح سے تھی۔ پھر حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض ا ... رشد و سخن ...

Marfat.com

کہتے تھے۔ دونوں زبانوں میں صاحب دیوان تھے۔ مرزا غالب اور حکیم مومن خان مومنؔ سے تلمذ تھا۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں میاں خورشید احمد لودھیانہ میں قید فرنگ میں تھے۔ حضرت شاہ احمد سعید جب ہجرت کے ارادہ سے اس طرف سے گزرے تو انہیں آزاد کروایا۔ میاں خورشید احمد آزاد ہونے کے بعد مع اہل وعیال کابل (افغانستان) چلے گئے۔ وہیں سکونت اختیار کرلی۔ امیر کابل ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ آخر عمر میں تنہا حرمین الشریفین کو ہجرت کی مکہ میں فوت ہوئے ملاحظہ ہو:

(۱) مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ صہ ۲۳۸

(۲) ذاکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین صہ ۴۳

راقم کو بعض کتب خانوں میں میاں خورشید احمدؒ کے بعض رسائلِ تصوف بصورت مخطوطات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔

لہ ورق ۱۱۔ ا

نشان زدہ عبارت "ثم توجہ الی المدینۃ المنورہ ..... تا ..... من الاعتیار"

انہیں مؤلف کی دوسری اہم تالیف مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ (تالیف ۱۲۸۱ھ) صہ ۲۰۲ میں موجود ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ رسالہ (رشحات عنبریہ) مناقب احمدیہ سے پہلے تصنیف ہوا۔ ہمارا قیاس ہے کہ اہل عرب کی ضرورت کے لئے حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اسے فصیح عربی میں تالیف کیا گیا ہوگا۔

مناقب احمدیہ میں اگرچہ مولف نے اس کا نام نہیں لکھا تاہم واضح طور سے بتایا ہے کہ جیسا کہ ہم نے اپنے مختصر" رسالہ مناقب حضرت ایشان بایں عبارت مختصرہ جامعہ اکتفا نمودم"

مناقب احمدیہ کے عربی ترجمہ میں مؤلف کے اسی رسالہ مختصرہ کو "المناقب الصغریٰ" کے نام سے یاد کیا ہے۔ صہ ۲۳۷

Marfat.com

﴿ المناقب الاحمدية والمقامات السعيدية ﴾

طبع من جيب ملا احمد صفا الحاج بن عباس الطاشبلكى

بو كتاب ننك باصمه سنه رخصت ويرلدى سانكت پيطربورخه
۲۰ نچى مايده ۱۸۹۶ نچى يلده ***

اوشبو كتاب قزان اونيوبرسيتيتى ننك طبع خانه‌سنده باصمه
اولنمشدر ۱۸۹۶ نچى سنه ده

Дозволено цензурою. С.-Петербургъ, 20 мая 1896 г.

КАЗАНЬ.
Типо-литографія Императорскаго Университета
1896 г.

Marfat.com

ضمیمہ

خودنوشت احوال مولف رسالہ ہذا

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جو انکی تالیف "المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ" سے ماخوذ ہیں

طبع قزان ۱۸۹۶ء صـ۲۹۵-۲۹۹

﴿ خاتمۃ الکتاب فی ذکر بعض عنایات حضرۃ الوالد قدس سرہ علی مؤلف ہذہ الرسالۃ عفی عنہ الذی ہو اصغر اولادہ صورۃ ویعلم نفسہ کالدخان الذی للنار منہ عار لفقد النسبۃ معنی ویبین[۲] اولا بطریق الاجمال ما افاضوا علیہ بحسب النسبۃ الصوریۃ اظہارا لشکر الحق سبحانہ بواسطۃ حضرۃ الوالد الماجد قلبی وروحی فداہ قال اللہ سبحانہ واما بنعمۃ ربک فحدث ثم یومی الی فقدان النسبۃ المعنویۃ ایضا الان خوف ہذا غالب جعل اللہ الخاتمۃ بالخیر آمین وقعت ولادۃ الفقیر فی الثالث من جمادی الاولی سنۃ مائتین وثمان واربعین بعد الالف داخل الخانقاہ الشریف قالت الوالدۃ المرحومۃ رأیت فی المنام وانت فی بطنی ان القمر فی حجری فذکرتہ لجدک الامجد فقال یکون ولدک ہذا کالقمر منورا ولہذا کانت تقول والدتی لی قمری وجوہری وتحبنی اشد حبا من بین الابناء الثلاثۃ ویقول الحضرۃ الوالد قدس سرہ ان جدک الامجد الذی کان لہ کشف صحیح بشرک بالبشارات

۲ قولہ ویبین اہ اعلم ان المقصود من ہذا التطویل ان التربیۃ الباطنیۃ علی وفق الامام الربانی قدس سرہ موجودۃ الی الان خلافا لما یزعمہ بعض الاخوان وان السالک لا یغتر ببشارات الشیخ المرشد لہ لانہا لازدیاد جہدہ وسعیہ فی الطریق وقد امر بہا الشارع بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا وکذلک لا یغتر بمکاشفاتہ ومشاہداتہ لانہا لجلبہ وجذبہ الی الحق تعالی وعزوفہ وزہدہ عن الدنیا وقد ورد فی الحدیث القدسی من تقرب الی ذراعا تقربت الیہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ بل یکون علی نفسہ بصیرۃ ویجعل مد نظرہ قباحتہا وشرارتہا ودعوی انانیتہا بل الوہیتہا ویتفطن تسویلاتہا ومکائدہا ویعلم ان العبرۃ بالخاتمۃ فلا یأمن مکر الحق ویخاف سخطہ سبحانہ فکلامی ہذا لا یتم الا فی آخر الخاتمۃ بتمام ہاتین النسبتین فلا تاخذ بعض الکلام وتترک بعضہ فتخبط خبط عشواء فتنبہ منہ قدس سرہ

Marfat.com

العظيمة وسماك مظهر محمد وقال فى تاريخ ولادتك مظاهر محمدى الدال ١٢٤٧
على المشرب المحمدى وقال الشيخ عظيم الله المرحوم حضرت مرة عند حضرة
جدك الامجد وانت فى حجره يقبلك ويشمك ويقول يفوح من هذا الولد
رايحة اولى العزم ويكون ان شاء الله تعالى ذاشأن عظيم وكنت ابن
سنة توجه جنابه الى الحرمين الشريفين ومع هذا وجهه الشريف حاضر لدى
ومحفوظ لى لايطرء غفلة على هذا الحضور قط وفى الصغر كنت اتشرف
بلقاء حضرة الحق سبحانه فى المنام وكنت ارى جبرائيل عليه السلام ايضا
واشاهد جمال سيد الكائنات صلى الله عليه وسلم وحفظت القرآن المجيد
فى سن التسع وقرأت اكثر الكتب الدرسية الدينية على
حضرة القبلة فعنايته بى ليست بمثابة يمكنها التقرير فضلا عن التحرير
ولو جعلت نفسى فداء لتراب مرقده بحيث لا يبقى منى اسم ولا رسم
ما اديت من حقه بعد شيئا (شعر) روح بظاهره وباطنه فقل * ما ان
له اثريبين فيعلما * عن جوده كل اللسان وليس لا * قلم اللسان بمدحه
ان يعلما * وله العناية بى فكل شعر من * جسدى يقوم بشكره متنعما *
وطلبنى فى صغر السن وقتا خاصا والطفنى بالبيعة ولقننى المراقبة الاحدية
وجعلنى قرب البلوغ فائزا بدوام انتظار الباطن الذى هو من مبادى
دوام الحضور ويعلمنى شرح اللما الجامى قدس سره فى النحو ﴿ وفى سن
اثنين وعشرين صرت فارغا من العلم الظاهرى وسلوك الباطن ومأذونا
مطلقا وشارعا فى توجه المريدين واحال رجالا الى الفقير بل امرنى بالتوجه
فى حضوره وافادنى كتب التصوف خصوصا مكتوبات حضرة المجدد مرتين
بكمال التحقيق والتدقيق واجازنى بزيارة مزار حضرة المذكور الى
سرهند الشريف فشاهدت عنايات كثيرة من ذلك الجناب على وتوجه الى
فى جميع المقامات المخصوصة وحل من المكتوبات المواضع المغلقة وكتب
رقعة العناية العالية لهذا الحقير بمنزلة كتاب الاجازة مشتملا على كثير

قوله ذاشان اه وكنت
قب ذلك الشان
ظهر بعد ثلث
ين سنة حين تطاول
س علىّ واستضعافهم
د وتكلمهم فىّ بما
ق بحق وعدم انزعا
منها بتثبيت الله
ى وفضله ورحمته
الى هو هذا فليتنبه
الله من لطف خفى
ى خفاه من فهم الزكى
(منه قدس سره)
قوله قطاه وما احال
ك الامن نصرفه قدس
ه فىّ كما اخبرنى
لوى حسين على
اجورى انه قدس سره
ننى مرة من حجر
اضنة ووضعنى فى
ره الشريف وصاح فى
ى بلفظ جلالة
تعلت فرائصى من
ك واضطربت زمانا
ى (منه قدس سره)

Marfat.com

من المدح وفيه ان نسبتك هى نسبتنا بلاتفاوت ولكنها بعيدة من الادراك وصدقه حضرة قبلتنا وقال قويت نسبتك بالتفات حضرة الامام الربانى فى جميع المقامات كثيرا ثم تجاوز عن الحد شوق الحج وزيارة اكرم الرسل صلوات الله وسلامه عليه وعليهم فاستجزته فلم يرض وقال لااراى سفرك خيرا والالحاح منى وشفاعة الوالدة الشريفة وغيرها من الاكابر لم يقع فى معرض القبول ولما تغير حالى بغلبة الشوق قال لايجوز لابى يوسف بعد البلوغ الى مرتبة الاجتهاد تقليد ابى حنيفة رضى الله عنهما فاعمل بما ظهر لك فعرضت عليه انه يظهر لى ان هذا مرضى الحق سبحانه وارجع ان شاء الله تعالى سريعا بالخير التام وما قاله حضرتكم من غلبة المحبة فهو عين الصواب ولكن انكشف لى حقيقة الحال باحسن الوجوه فلا جرم اذن لى وبكى وقت وداعى كثيرا وقال حزنى من فراقك كحزنى من فراق والدى الماجد قدس سره حين عزمه للحج وقال ايضا ان خانقاهى فى نظرى مظلم بدونه وهو نور بيتى ورقم من شدة الم الهجر فى رقعته العالية اخترت لنفسك بيتا وتركتنا بلا بيت حسبى الله ونعم الوكيل شددت ظهرك وكسرت ظهرى وايضا كتب فى اخرى انما كنت اخاف من الم هجرك فتصبرت به لعدم بختى بالوصال والتزم الفقير الدعاء لك وقت السحر جعله الله تعالى مقبولا واعان فى جميع الامور الظاهرية والباطنية ووالدتك ايضا مضطربة الحال من هجرك فاغاث الله القلوب وكتب فى رقعة اخرى ،فرح قلب الفقير فى يوم يأتى كتابك بعد الفراغ من زيارة الحرمين الشريفين من بندر منبع[1] بانى متوجه الى دهلى ،والله تعالى قادر على ان يفعل الامر المسطور (بيت) سپردم باو مايه[2] خويش را* اوداند حساب كم وبيش را* رباعى* خوش آن وقتى وخرم روزكارى* كه يارى برخورد ازوصل يارى * بر افروزد چراغ آشنائى* رهايى يابد ازداغ جدايى * معناها ما احسن ذلك الوقت وما افرح ذلك

[1] معناه اودعت بضاعتى وهو الحساب من الزيادة (منه)

Marfat.com

الزمان الذى يحظى المحب من وصال محبوبه فيسرج سراج الوداد ويتخلص من وسمة الفراق وارغم الراغمين لا يضيع ودائعه وكتب الى الشيخ جمال الدين الكشميرى فى منبئ ان اللازم لذلك الجناب بعد وصول ولدى ان يجعلنى مطمئنا بما يصير معلوما من احواله لان قلب الفقير من فراقه مبتول اغاث الله القلوب حسبى الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير ووصلت نسخة ولدى الى النصيح فى سنين اوصله الله تعالى الى اقصى العاية وبارك فى عمره كثيرا بمنه وكرمه وخدمة ولدى خدمة جميع المشايخ الكرام وحرر الى الشيخ عبدالقدير الكشميرى انه اذا كان عزم الحرمين الشريفين فلا بد من اخذ العلوم واسرار الباطن من ولدى الذى هو نسخة[٢] معارف الفقير والوقت مغتنم ولا ادرى هل يحصل ملاقاة الفقير اولا وفائدة ملاقاة الفقرا ان يحصل عرفان الحق سبحانه ونصيب كامل من نسبة الحضرات والسلام وفى مكة المكرمة اخذت السند فى جميع العلوم ايضا عن شيخ الاسلام مفتى بلد الله الحرام مولينا السيد عبدالله مير غنى عن الشيخ عبدالملك عن والده الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين القلعى عن المسندين الجلليين الشيخ حسن العجمى والشيخ عبد الله بن سالم البصرى رحمة الله عليهم وثبتاهما مشهوران ويقول مولائى السيد ابراهيم ابن السيد عبدالله مير غنى ان والدى المرحوم فى غالب ظنى تلقى عن الشيخ الاجل محمد صالح الفلانى مؤلف قطف الثمر فالحمد لله على ذلك ولما حججت ووصلت الى منبئ ارسل سيدى الوالد هذا المكتوب الى بسم الله الرحمن الرحيم فليطالع ولدى الاعز الارشد حاج الحرمين الشريفين سلمه الله تعالى واوصله الى غاية مايتمناه من المحروق بنار الفراق والهجران احمد سعيد المجددى المعصومى بعد السلام المسنون والدعوات المشحونة بالترقيات انه وصل المكتوب المرغوب من قرة العين ومسرة الاذنين مؤرخا بعشرين من

[٢] نسخة اه اراد قدس سره بالنسخة الذات المقدسة للكمالات الظاهرة والباطنة وبتصحيحها اياها من شائبة النقص والعيوب (منه غفر الله تعالى عنه وعفا عنه) قوله قطف اه هو اسم لمؤلف الشيخ المذكور الذى رحلة فى زمانه الى اكثر الاسانيد العالية وجمع الاصاغر بالاكابر فى ثلاثيات البخارى فى نحو عشر وسائط (منه غفر الله عنه)

Marfat.com

صفر مشتملا على النزول من المركب ودخول منبئ وفرح العين والقلب كثيرا فسجدت لله سبحانه شكرا وقلت (شعر) مژده ای دل که مسیحانفسی می آید * که زا نفاس خوشش بوی کسی می آید * معناه بشری لك ایها القلب ان جاء المحبوب الذی له انفاس کانفاس المسیح التی تفوح منه نفحة الرحمن * اهلا لسعدی والرسول وحبذا * حب الرسول لحب وجه الرسل * انصاف بده ای فلك مینافام * زین هردو کدام خوبتر کرد خرام * خور شید جهان تاب تو از جانب شرق * یاماه جهان کرد من ازجانب شام * معناها انصف ایها الفلك الاخضر الدوار من هذین النیرین ایهما اشرف سیرا هل شمسك المضیئة للعالم من جانب الشرق اوقمری السیاح من جانب الشام فالان لابد من تعجیل المراجعة من الصراط المستقیم الذی ذهبت علیه بمنطوق لازم الوثوق من[۲] قضی نهمته فلیعجل الى اهله وذلك الولد لما تجاوز من الصورة ووصل الى المعنى فلا حاجة الى الصورة فلیرجع بمعیة الله تعالى سبحانه ولاحاجة الى معیة خواجه اُمرا جعل الله المشتاقین مسرورین بادخال قرة العین فی الوطن المألوف بالخیر التام وکتب ایضا انه یعادل یوم فی مفارقة قرة العین بسنة فلیخلصنی من تجاذب الاضطراب اذلاراحة لی بدون ذلك الولد الاواب فلماصرت مشرفا باستلام قدمه الشریف بکیت وانشدت * حب هذا وضع رأس تحت اقدام الحبیب * حب هذا بث سر اذدنا منه الکئیب * فعانقنی مدة مدیدة مبتهجا غایة الابتهاج وبکی وقال کأن نظرك علی الصواب ولکنی کنت معذورا بغلبة الحب واضطرابك کان لکمال العشق فالحمد لله علی وصولك بالخیر وارتفعت نسبتك غایة الارتفاع بتأثیر الانظار القدسیة من سید البریة علیه الصلوة والسلام والتحیة وتوجهاته المتبرکة ولم تبق من الظلال اسما ولارسما واستفسر من البرکات واسرار المقامین التبرکین والانعامات والبشارات التی اختص بها الغلام فعرضتها بالتفصیل

۲ قوله من قضی قال النبی صلی الله علیه وسلم السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم طعامه وشرابه ونومه فاذا قضی احدکم نهمته فلیعجل الرجوع الی اهله اخرجه مسلم عن ابی هریرة کذا فی الجامع الصغیر (منه رضی الله عنه)

۳ قوله خواجه امر رجل کان معنا فی السفر (منه رضی عنه)

۴ قوله کان نظرك لله کون السفر مرضی ومحمود العاقبة (منه رضی الله عنه)

Marfat.com

تو ئی سلطانِ عالم یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم

نسیما جانبِ بطحا گذر کن

ز احوالم محمد صلے اللہ علیہ وسلم را خبر کن

ببر ایں جانِ مشتاقم بہ آنجا

فدائے روضۂ خیر البشر کن!

تو ئی سلطانِ عالم یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم

زروئے لطف سوئے من نظر کن

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش

خدایا ایں کرم بارِ دگر کن!

جامیؒ

Marfat.com

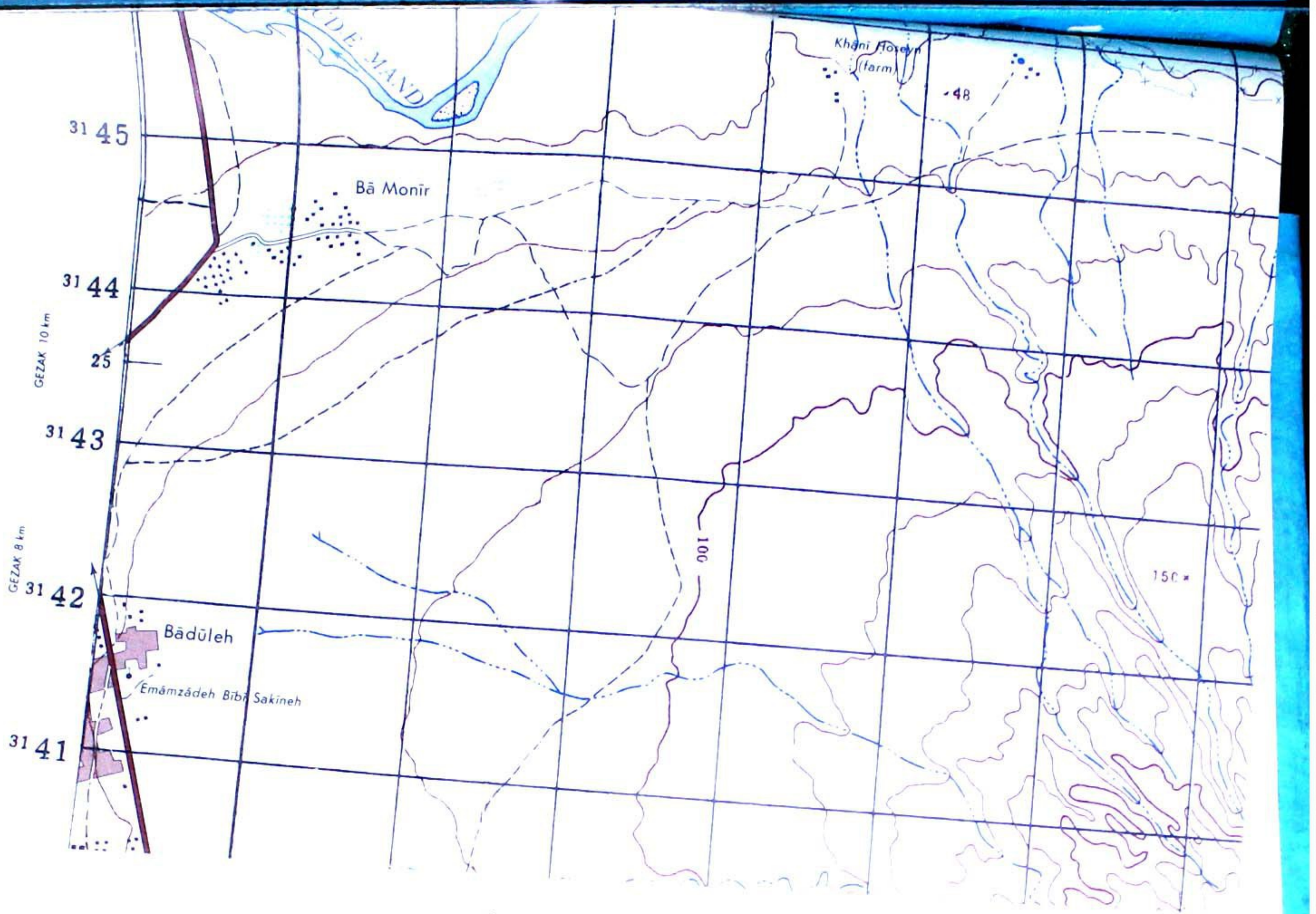
CDE MAND
Khāni Hoseyn
(farm)
48
31 45
Bā Monīr
31 44
GEZAK 10 km
25
31 43
100
150
GEZAK 8 km
31 42
Bādūleh
Emāmzādeh Bībī Sakineh
31 41

Marfat.com